بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اشارات

پچھلے دنوں مشرقی پاکستان میں جو ہلاکت خیز طوفان آیا ہے اور اس سے جان و مال کا جو زبردست زیاں ہوا ہے، اُس کے تصور سے انسانی رُوح کانپ اٹھتی ہے۔ تند و تیز ہوا اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تلاطم نے گزشتہ دو صدیوں میں کہیں اتنی تباہی نہیں مچائی جتنی پاکستان کے مشرقی بازو میں اب دیکھنے میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور انہیں ارضی و سماوی آفات سے محفوظ رکھے۔ اسی کے کرم پر بندوں کی زندگی کا انحصار ہے، کیونکہ کائنات کا پورا انتظام اسی قادرِ مطلق کے ہاتھ میں ہے۔ یہ تباہی اس نوعیت کی ہے کہ اس سے پوری انسانیت تڑپ اٹھی ہے اور دنیا کے قریب قریب ہر ملک نے اس سے متاثر ہونے والوں کی اعانت اور دستگیری کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔ مگر یہ بربادی اس قدر زیادہ ہے کہ ان سب کی مجموعی پیش کش بھی صورت حال سے نمٹنے کے لیے بالکل ناکافی ہے۔ اس سلسلے میں مسلمان حکومتوں کو غیر معمولی فیاضی کا ثبوت دینا چاہیے، کیونکہ یہی وہ مواقع ہیں جن میں دینی اخوت اور بھائی چارے کے جذبات کو پوری طرح بروئے کار آنا چاہیے۔ جہاں تک اہلِ پاکستان کا تعلق ہے یہ تو ان کے گھر کی بربادی ہے۔ اس لیے جو لوگ بھی اس کی زد سے محفوظ رہے ہیں، خواہ ان کا تعلق مغربی پاکستان سے ہے یا مشرقی پاکستان سے، انہیں اپنی سلامتی پر خدا کا شکر کرنا چاہیے اور اپنے ان تباہ حال بھائیوں کی بھرپور امداد کرنی چاہیے جو اس آفت کے شکار ہوئے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ یہ مصیبت ان پر ٹوٹ پڑتی تو ان کا کیا حشر ہوتا اور یہ دولت جس کی محبت میں وہ گرفتار ہیں ان کے کس کام آتی۔ اس قومی مصیبت کے وقت پاکستان کے ہر فرد

کو زیادہ سے زیادہ ایثار سے کام لینا چاہیے اور تعیّشات اور آسائشات کی قربانی تو ایک طرف اپنی ضروریات تک کو قربان کر کے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔

ان حالات میں حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کام کی طرف سب سے زیادہ توجہ دے اور اگر اسے اپنے دوسرے کاموں یا منصوبوں کو وقتی طور پر نظر انداز بھی کرنا پڑے تو کر دے۔ یہ تباہی اور بربادی اس قدر زیادہ ہے کہ جب تک حکومت اس کام کی طرف پورے انہماک سے متوجہ نہ ہوگی اس وقت تک ستم زدہ افراد کی بحالی کا کام خاطر خواہ انداز سے سرانجام نہ دیا جا سکے گا۔ اس کام کے لیے مالی امداد کے علاوہ اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ معاونت و دستگیری کا یہ فرض ایسے کارندوں کے سپرد کیا جائے جو مستعد اور ایماندار ہونے کے علاوہ اپنے اندر افسریت کی خو بو نہ رکھتے ہوں بلکہ اپنے پہلو میں حساس اور دردمند دل رکھتے ہوں اور اس کام کو پوری احساسِ ذمہ داری اور دلسوزی کے ساتھ سرانجام دینے کے لیے تیار ہوں۔ ہمیں یہ تسلیم ہے کہ ایسے کارندے روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں مگر ان کا فقدان بھی نہیں ہے۔ اگر حکومت تھوڑی سی کوشش کرے تو اسے انسانیت کے بہی خواہ کارندوں کی اچھی خاصی تعداد مہیّا ہو سکتی ہے۔

اس سلسلے میں حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ پوری سنجیدگی سے سیلاب کے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرے جو ہر سال بلکہ کبھی کبھی سال میں کئی بار مشرقی پاکستان کے باشندوں کے لیے تباہی و بربادی کا سامان بنتا ہے۔ اس مصیبت سے آخر نجات کی کوئی مؤثر صورت پیدا کرنی چاہیے۔

دنیوی تدابیر کے ساتھ ہم پاکستان کے باشندوں کو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو پوری کائنات کا خالق، مالک اور حاکم ہے۔ کائنات کی کوئی چھوٹی بڑی چیز یا قوت ایسی نہیں جو براہِ راست اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہؓ ہمیشہ اپنے خالق سے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے تھے اور جب بھی کائنات کے تیور ذرا بدلتے ہوئے دیکھتے یا مظاہر کائنات